© rasailojaraid.com

آخر میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ ' دارالعلوم حقانیہ اور اس کے تمام مدرسین وطلباً و ادارہ ''الحق'' حضرت مفتی صاحبؒ کے پسماندگان' متعلقین اور لاکھوں مریدین کے ساتھ دلی تعزیت کرتا ہے اور ہم دعا گو ہیں کہ حضرت مفتی صاحبؒ کے بنا کردہ ادارے ''دارالافتاء والارشاد'' سے یونہی دین وشریعت اور خدمت خلق کا کام جاری وساری رہے اور انکے جاری کردہ عظیم دینی صحافت کے علمبردار اخبارات ''ضرب مومن'' اور روزنامہ ''اسلام'' بھی دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کریں اور کفر والحاد اور عالمی استعماری قوتوں اور سیکولرازم کی ہواؤں کے سامنے یہ سدِ سکندری کا کام دیں۔ یایها النفس المطمئنة ٥ ارجعی الیٰ ربک راضیة مرضیة ٥ فادخلی فی عبادی ٥ وادخلی جنتی ٥

حکمران ملک وملت کو ہلاکت کے کس گڑھے میں دھکیل رہے ہیں؟

آ تجھ کو بتادوں میں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر وسناں اول طاؤس ورباب آخر

موجودہ حکمرانوں کی مذہب بیزاری اور سیکولرازم سے وابستگی اب کوئی راز نہیں بلکہ ان کی لادینی کے چرچے امریکہ اور مغرب میں بھی بڑے تحسینی اور تعریفی انداز میں بیان کئے جاتے ہیں۔ اور وہاں کے حکمرانوں سے انہیں شاباش بھی ملتی ہے۔ گو کہ حکمراں طبقہ اسے اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہے لیکن اسے حقیقت میں ملک وملت کی بدنصیبی ہی کہا جاسکتا ہے لیکن اس سے بھی بڑی بدقسمتی اور باعثِ تشویش امر یہ ہے کہ اب پوری قوم اور ملت کو بھی مذہب سے دور کرنے اور اپنی مشرقی روایات کو ملیا میٹ کردینے کی مذموم کوششیں سرکاری طور پر جاری کردی گئی ہیں اور حکمران پوری ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں کہ پاکستانی قوم بھی ہندوستانیوں اور مغربی اقوام کی طرح اپنے مذہب' اپنی ثقافت' اپنی تہذیب وتمدن کو جدت اور لبرل ازم کے شوق میں ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ دے۔ حکمرانوں کی یہ خواہش تو اب تک صرف بیانات کی حد تک تھی لیکن اب تو گزشتہ مہینے انہوں نے عملی طور پر پوری قوم کو عیاشی' فحاشی' اباحیت' رقص وسرور' کھیل تماشوں اور میلوں ٹھیلوں اور موسیقی کے شوز میں دھکیل دیا ہے۔ بسنت یعنی پتنگ بازی جو ہندوؤں کا روایتی کھیل تھا اور کسی زمانہ میں شریفوں کے ہاں پتنگ اڑانا ایک معیوب فعل سمجھا جاتا تھا اب اسے سرکار کی سرپرستی میں ملک کے تمام بڑے چھوٹے شہروں میں پھیلایا گیا اور نوجوان نسل کو شترِ بے مہار کی طرح کھلا چھوڑ دیا گیا پھر اس دن کی خوشی میں مذہب اور قانون کی تمام پابندیاں بھی اٹھا دی گئیں اور پورا ملک موسیقی کے شور شرابے میں جھومتا رہا۔ اسی طرح (ویلنٹائن ڈے) جو کہ خالصتاً مغربی اقدار اور فحاشی وعریانی کے تہوار کے طور پر منایا جاتا ہے اس کو بھی کچھ عرصہ سے باقاعدہ منایا جارہا ہے۔ اور اس کی ترویج میں اخبارات اور میڈیا خصوصی دلچسپی لے رہے ہیں' ویلنٹائن ڈے میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ایک دوسرے کو عشقیہ خطوط اور تحائف دیتے ہیں اور ایک دوسرے سے کھلے عام ملتے ہیں اور فحاشی وعریانی کے ایسے مناظر سامنے آتے ہیں جس سے زمین بھی دہل جاتی ہے۔ آزادی' جدت اور لبرل ازم کے نام پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قوم کی بیٹیوں اور بہنوں کو عشق و محبت اور بے پردگی و بے ہودگی کی اس راہ پر ڈالنے والے بھی یہی حکمران ہیں۔ چلیں اسے حکمرانوں کی مذہب سے بیزاری ہی سمجھ لیں لیکن کچھ تو مشرق کی بھی روایات و اقدار ہیں، غیرت وحمیت اور حیا و شرم ہے، پھر کون سا بھائی اور باپ یہ برداشت کرے گا کہ میری بہن اور بیٹی کو عشقیہ خطوط لکھے جائیں یا میری بیٹی اور بہن کو بھی ٹی وی اور میڈیا کے ذریعے ورغلایا جائے اور انہیں بھی مذہب اور اپنی روایات سے باغی کیا جائے۔ خدارا مذہب کیلئے نہ سہی تو اپنی مشرقی اور پاکستانی روایات کا تو کچھ بھرم وخیال رکھیں۔ پھر اسی طرح ''جشن بہاراں'' کے موقع پر میڈیا اور خصوصاً ٹی وی نے تو ایسے ایسے موسیقی کے فحش پروگرام نشر کئے کہ اچھے خاصے لبرل اور مذہب بیزار لوگ بھی چلا اٹھے۔ لیکن مشرف صاحب نے اس احتجاج کو مسترد کرتے ہوئے امریکہ میں پریس کانفرنس کے دوران فرمایا کہ

''جن لوگوں کو ٹی وی اور فحاشی پر اعتراض ہے تو وہ اپنا ٹی وی سیٹ اور آنکھیں بند کر لیں۔ لیکن ہم ٹی وی پر یہ پروگرام بند نہیں کر سکتے۔''

لیکن ہم یہاں پر یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ یہ ملک سیکولرازم، فحاشی اور مادر پدر آزاد مغربی معاشرہ قائم کرنے کے لئے نہیں بنا تھا۔ لاکھوں مسلمانوں نے عظیم قربانیاں دے کر اپنے لئے ایک ایسا خطہ ارض حاصل کیا تھا کہ یہاں پر ایک خالص مسلم معاشرہ اور ریاست قائم ہو۔ اگر حکمرانوں کے سیکولرازم اور مغربیت کو نافذ کرنے کے ارادے ہیں تو پھر الگ وطن کیوں حاصل کیا گیا؟ اور کیوں قوم کو پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ کا نعرہ دیا؟ اور کیوں دو قومی نظریے، دو ثقافتوں اور دو معاشروں کا فریب دیا گیا۔؟ ہمارے حکمران کلچر اور ٹی وی پروگراموں میں تو بھارت سے مقابلہ کیلئے تیار ہیں لیکن دفاع، تعلیم، اقتصاد اور دیگر مثبت شعبوں میں ان کے مقابلے سے کیوں کتراتے ہیں؟ حکمرانوں کے نزدیک طاؤس ورباب اول ہو گیا ہے اور شمشیر و سنان کو عالمی کولیشن (عالمی اتحاد) میں شمولیت کے بعد دفن کر دیا گیا ہے۔ موسیقی اور ڈھولوں کی تھاپ، رقص و بھنگڑوں کے شور شرابے اور سُروں اور دُھنوں کی افزائش سے کس قسم کی قوم بننے کی توقع کی جا رہی ہے؟ پھر ایسی حالت میں جب ہماری سرحدات پر پڑوسی دشمن ملک کی لاکھوں افواج کا ہجوم کھڑا ہے، اور وہ ہمیں نیست و نابود کرنے کی دھمکیاں بھی ہر دم دے رہا ہے۔ کیا یہی ہماری تیاری ہے؟ پھر افغانستان میں بے گناہ انسانوں پر اب تک عیسائی افواج ہولناک بمباری کر رہے ہیں، فلسطین میں یہودی افواج مسلمانوں کی عورتیں اور بچے ذبح کر رہے ہیں تو ہندوستان میں ہندو ہمارے برادران اسلام کو زندہ جلا رہے ہیں اور انہیں حرف غلط کی طرح مٹا رہے ہیں.. الغرض آج پوری امت مسلمہ جل رہی ہے اور ہمارے حکمران نیرو کی طرح بانسری بجا رہے ہیں۔ افسوس! صد افسوس! اپنی حکومت، اپنی قوم اور اپنے اس بدقسمت عہد پر جس میں ہم جی رہے ہیں۔ معلوم نہیں کہ ملک و ملت کا کیا انجام بنے گا؟ جبار و غفار اور حاکم حقیقی تو ہمیں زلزلوں سے جگا رہا ہے کہ شاید انہیں کچھ تنبیہ ہو جائے لیکن قوم اور حکمران سرمستی اور عیاشی میں اس قدر ڈوبے ہوئے ہیں کہ شاید اگلی بار انہیں صور اسرافیل سے جگایا جائے۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائے یہود